

پیداواری منصوبہ

چنا

2016-17

پیداواری منصوبہ چنا

2016-17

اہمیت

چناریج کی ایک اہم پھلی دار فصل ہے۔ پنجاب میں تقریباً بائیس لاکھ ایکڑ رقبے پر چنے کی کاشت کی جاتی ہے جو ہمارے ملک میں چنے کے کل رقبے کا تقریباً 80 فیصد ہے۔ پنجاب میں چنے کا تقریباً 92 فیصد رقبہ بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے جس میں زیادہ تر محل بشمول بھکر خوشاب، لیہ، میانوالی، جھنگ اور مظفر گڑھ کے اضلاع شامل ہیں۔ ان اضلاع کے بارانی علاقوں کے کاشتکاروں کی معیشت کا انحصار زیادہ تر اسی فصل پر ہے۔ چناریجیت کے اعتبار سے بھی ایک اہم جنس اور گوشت کا نعم البدل ہے۔ پھلی دار فصل ہونے کی وجہ سے یہ ہوا سے نائٹروجن حاصل کر کے اسے زمین میں شامل کرتی ہے جس سے زمین کی زرخیزی بحال رہتی ہے۔ چنے زیادہ تر کم بارش والے بارانی علاقوں میں کاشت ہوتے ہیں۔ جہاں زیادہ تر دیسی اقسام کاشت کی جاتی ہیں کالی چنے کی پانی کی ضرورت دیسی چنے کی نسبت زیادہ ہے۔ کالی اقسام کی کھپت روز بروز بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کیلئے مختلف ممالک مثلاً ایران، آسٹریلیا اور ترکی وغیرہ سے کالی چنے کی درآمد کی جاتی ہے جس کو مد نظر رکھتے ہوئے کالی چنے کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہے اس مقصد کے لئے کالی چنے کی مزید بہتر اقسام کی دریافت اور اس کے رقبہ میں اضافہ ضروری ہے۔ مزید بہتر اقسام کی دریافت اور کالی چنے کی تمبر کاشتہ کما دین اور دھان کے بعد کاشت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں دیسی اور کالی چنے کی دریافت کر وہ اقسام اور پیداواری ٹیکنالوجی اپنا کر چنے کی اوسط پیداوار کافی حد تک بڑھائی جاسکتی ہے۔ چنے کی اقسام کی بہتری اور پیداواری ٹیکنالوجی پر مزید کام جاری ہے۔

چنے کا رقبہ، پیداوار اور اوسط پیداوار

ذیل میں دیئے گئے گوشوارہ میں گزشتہ پانچ سالوں میں چنے کا زیر کاشت رقبہ کل پیداوار اور اوسط پیداواری گئی ہے۔

گوشوارہ نمبر 1: چنے کا رقبہ کل پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	کل پیداوار ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر / من فی ایکڑ
2011-12	920.70	2273.58	224.7	244
2012-13	908.05	2243.88	691.00	761
2013-14	857.85	2119.84	330.7	385
2014-15	864.35	2135.90	322.40	373
2015-16 دوسرا تخمینہ	860.44	2126.24	246.40	286

پیداوار میں کمی کی وجوہات:

1۔ نامساعد موسمی حالات۔

دیسی چنے کی ترقی دادہ اقسام

(1) بھکر 2011

دیسی چنے کی قسم بھکر 2011 زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل ہونے کے علاوہ جھلساؤ، جڑ کی سڑن اور چھماؤ کے خلاف بہترین قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اس کے دانے موٹے ہوتے ہیں۔ یہ قسم پہلے پن سے محفوظ رہتی ہے۔ نہری اور بارانی علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔ علاوہ ازیں بھکر 2011 کورے کے خلاف بھی بہت اچھی قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اس کے 1000 دانوں کا وزن 276 گرام تک ہے۔ یہ قسم باقی اقسام کی نسبت پہلے پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے شدید گرمی سے بھی بچ جاتی ہے۔ اس کی پیداواری صلاحیت 3500 کلوگرام فی ہیکٹر ہے اور اوسط پیداوار آبپاش علاقہ میں 1925 کلوگرام اور بارانی علاقہ میں 1200 کلوگرام فی ہیکٹر تک ہے۔ چنے کی یہ قسم اربڑوں ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھکر کی تیار کردہ ہے۔

(2) پنجاب 2008

بہتر پیداواری صلاحیت کی حامل دیسی چنے کی یہ قسم جھلساؤ، مرچھاؤ اور پہلے پن کے خلاف بہتر قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اس کے دانے موٹے اور پیداواری صلاحیت تمام مروجہ اقسام سے زیادہ ہے۔ یہ قسم نہ صرف آبپاش بلکہ بارانی علاقوں میں بھی کاشت کے لئے موزوں ہے۔ اس کی کاشت 15 اکتوبر سے 7 نومبر تک موسمی حالات کو مد نظر رکھ کر کی جاسکتی ہے۔ چنے کی یہ قسم نظامت والیں ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔

(3) تھل 2006

یہ تھل کے علاقہ کے لئے نہایت موزوں ہے۔ اس کے دانے موٹے ہیں اور فی ہزار دانوں کا وزن 280 گرام ہے۔ یہ قسم تھل کے بارانی اور آبپاش دونوں علاقوں کے لئے موزوں ہے۔ موسمی حالات اور زمین کے مزید نظر رکھتے ہوئے بارانی علاقوں میں اکتوبر کا پورا مہینہ کاشت کی جاسکتی ہے۔

(4) بلکر 2000

دبسی چنے کی یہ قسم بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کی تیار کردہ ہے جھلساؤ اور مرجھاؤ دونوں کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پیداواری صلاحیت کی بھی حامل ہے۔ یہ پونٹھوہار کے علاقہ کے لئے نہایت موزوں ہے۔

(5) ونہار 2000

دبسی چنے کی یہ قسم بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کی تیار کردہ ہے۔ یہ قسم پونٹھوہار کے علاقہ کے لئے نہایت موزوں ہے۔ یہ جھلساؤ اور مرجھاؤ کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔

(6) پٹل 98

دبسی چنے کی یہ قسم نظامت والیس، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔ پٹل 98 چنے کی مربعہ قسم سی 44 میں اصلاح کر کے تیار کی گئی ہے۔ یہ سی 44 کی طرح تھل کے بارانی علاقوں کے لئے نہایت موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ آبپاش علاقوں میں بھی کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے۔ سی 44 آبپاش علاقوں میں پہلے پن کا شکار ہو جاتی ہے۔ پٹل 98 زیادہ پیداواری حامل اور جھلساؤ اور مرجھاؤ دونوں بیماریوں کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔ یہ پہلے پن سے بھی محفوظ رہتی ہے۔ یہ قسم پنجاب میں بارانی اور نہری دونوں علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔

(7) سی ایم 98

دبسی چنے کی یہ قسم نیاب (NIAB) فیصل آباد نے جوہری شعاعوں کے ذریعے تیار کی ہے۔ سی ایم 98 زیادہ پیداواری صلاحیت کے علاوہ جھلساؤ اور مرجھاؤ دونوں بیماریوں کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔ یہ پہلے پن سے بھی محفوظ رہتی ہے۔ اس کے دانے موٹے ہیں۔ یہ قسم پنجاب کے بارانی اور نہری دونوں علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔

کالمی چنے کی ترقی دادہ اقسام**(1) نور 2013**

نور 2013 کالمی چنے کی زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل نئی قسم ہے۔ یہ قسم موٹے دانوں، بہترین شکل و صورت اور پرکشش رنگ کی حامل ہے۔ اس کا ندرآمدی چنے کی طرح موٹا اور ذائقہ مقامی اقسام جیسا ہے۔ اس کے ہزار دانوں کا وزن 320 گرام سے زیادہ ہے۔ اس کی پیداواری صلاحیت 30 من فی ایکڑ تک ہے۔ یہ قسم چنے کے مرجھاؤ کے خلاف بہتر قوت مدافعت رکھتی ہے۔ یہ قسم پنجاب کے نہری اور زیادہ بارش والے بارانی اضلاع میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔

(2) ٹمن 2013

یہ قسم 2013 میں کاشت کے لئے منظور کی گئی ہے۔ ٹمن کالمی چنے کی زیادہ پیداواری صلاحیت کی نئی قسم ہے اور اپنے سائز کی وجہ سے درآمد شدہ چنوں کا بہترین متبادل ہے۔ اس کے دانے درمیانے سائز کے ہیں۔ اس کی پیداواری صلاحیت 27 من فی ایکڑ ہے اور خشک سالی کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ یہ قسم بارانی علاقوں اور پونٹھوہار میں تمام مربعہ اقسام سے زیادہ پیداواری ہے۔

(3) نور 2009

یہ کالمی چنے کی ایک قسم ہے۔ یہ بہتر پیداواری صلاحیت کی حامل ہے۔ بیماریوں کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔ پنجاب کے نہری اور زیادہ بارش والے بارانی علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔

(4) سی ایم 2008

کالمی چنے کی یہ قسم نیاب (NIAB) فیصل آباد میں تیار کی گئی ہے۔ یہ قسم کم پانی، بارانی علاقوں اور پونٹھوہار میں بھی تمام مربعہ اقسام سے زیادہ پیداواری ہے۔ یہ قسم مرجھاؤ کے خلاف بہتر اور جھلساؤ کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔

کابلی چنے کی قسم نور 91 زیادہ پیداواری صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے پودے سیدھے اور لمبے ہوتے ہیں۔ اس کا تنا مضبوط، ٹاڈا اور دانے موٹے ہوتے ہیں۔ یہ قسم نہری اور زیادہ بارش والے بارانی علاقوں کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ یہ قسم بھی پہلے پن کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔

وقت کاشت

وقت پر کاشت کی گئی فصل زیادہ پیداوار دیتی ہے جبکہ پختی کاشت سے فصل کی نشوونما کم ہوتی ہے اور اگتی کاشت سے بڑھتی زیادہ ہونے سے بھی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب کو وقت کاشت کے لحاظ سے پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	علاقہ جات	وقت کاشت
1.	انک، چکوال	25 ستمبر سے 15 اکتوبر
2.	جہلم، راولپنڈی، گجرات، نارووال	15 اکتوبر تا 10 نومبر
3.	بھکر، خوشاب، میانوالی، لیہ، جھنگ (الف) بارانی (ب) آبپاش	ماہ اکتوبر 20 اکتوبر سے 15 نومبر
4.	آپاش علاقے (فیصل آباد، ساہیوال، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر اور وسطی و جنوبی پنجاب کے دیگر اضلاع)	آخر اکتوبر تا 15 نومبر
5.	زیادہ زرخیز اور تمبر کاشتہ کھادیں	20 اکتوبر تا 10 نومبر

شرح بیج

عام جسامت کے دانوں والی اقسام کا 30 کلوگرام صاف ستھرا، خالص اور صحت مند بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔ دیہی اور کابلی چنے کی موٹے دانوں والی اقسام کا بیج 35 کلوگرام فی ایکڑ سے کم استعمال نہ کریں۔ ایک ایکڑ میں 85 سے 95 ہزار پودے ہونے چاہئیں۔ بیج کو گریڈنگ کر کے موٹے دانے کاشت کئے جائیں تو شروع میں ہی صحت مند پودے اگیں گے اور ان کی اچھی نشوونما ہونے سے پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

بیج کو زہر لگانا

فصل کو بیماریوں سے محفوظ کرنے کیلئے بیج کو کورائیت پر زہر لگانا بہت ضروری ہے اس لئے زرعی توسیعی عملہ کے مشورہ سے کاشت سے پہلے بیج کو مناسب پھپھندی گیس زہر ضرور لگائیں

بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگانا

بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگا کر کاشت کرنے سے پودے کی ہوا سے ناسز و جن حاصل کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ ایک ایکڑ کیلئے بیج کو ٹیکہ (پیکٹ پر درج مقدار) لگانے کے لئے تین گلاس یعنی 750 ملی لیٹر پانی میں 150 گرام (تقریباً اڑھائی چھٹانک) شکر، گنو یا چینی ملا کر شربت کی صورت میں بیج پر چھڑکیں۔ پھر اس میں ٹیکہ ملا کر بیج اور ٹیکہ کو اچھی طرح ملائیں تاکہ ٹیکہ یکساں طور پر بیج کو لگ جائے۔ بیج کو سایہ میں خشک کرنے کے بعد جلدی کاشت کریں۔ کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹیکہ کی افادیت بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ ٹیکہ قومی زرعی تحقیقاتی ادارہ اسلام آباد (NARC) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ (AARI) فیصل آباد اور بیجی (NIBGE) جھنگ روڈ فیصل آباد سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

فراہمی بیج

ترقی دادہ اقسام کا بیج پنجاب سید کارپوریشن، نیاب (NIAB) فیصل آباد، نظامت دایس ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ (AARI) فیصل آباد، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ (BARI) چکوال اور ایروڈون تحقیقاتی ادارہ (AZRI) بھکر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بیج کی دستیابی

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس اس سال مختلف اقسام کا بیج درج شدہ مقدار میں دستیاب ہے۔

نمبر شمار	نام قسم	مقدار بیج (40 کلوگرام)	نمبر شمار	نام قسم	مقدار بیج (40 کلوگرام)
01	ہمل 98	8560	03	نخل 06	1560
02	پنجاب 2008	20000	04	بھکر 2011	1960
	ٹوٹی	32080			

زمین اور اس کی تیاری

بیج کی کاشت کے لئے زمینی میرا اور اوسط درجہ کی زرخیز زمین زیادہ موزوں ہے۔ کلرٹھی اور سیم زدہ زمین اس کی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہے۔ بیج کی فصل کیلئے زمین کی زیادہ تیاری کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی آپاش علاقوں میں زمین کی تیاری کیلئے ایک یا دو بار ہل چلانا ضروری ہوتا ہے۔ آپاش علاقوں میں پہلا ہل گہرا چلا کر خود رو گھاس، گچھلی فصل کے ٹڈے وغیرہ اور جڑی بوٹیوں کی تلفی بہت ضروری ہے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح ہموار کر لینا چاہئے۔ بیج کی کاشت کے بارانی علاقوں میں سون سون کی بارشوں سے پہلے یا دوران گہرا ہل چلانا ضروری ہے۔ بارانی علاقوں میں زمینی اور زم زمین میں پہلے سے محفوظ کردہ وتر میں زمین کی تیاری کے بغیر بوائی کرنا چاہیے تاکہ وتر ضائع نہ ہو۔ لہذا بارانی علاقوں میں زمینی میرا زمین میں ایک مرتبہ ہل ضرور چلائیں۔

طریقہ کاشت

بارانی علاقہ جات

بارانی علاقوں میں زمینی اور زم زمین میں پہلے سے محفوظ کردہ وتر میں کاشت بذریعہ ڈرل یا پور کریں تاکہ بیج کی روئیدگی اچھی ہو۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ 30 سینٹی میٹر (ایک فٹ) اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 15 سینٹی میٹر (6 انچ) ہونا چاہئے۔ اگر زمین کی زرخیزی زیادہ ہو تو قطاروں کا درمیانی فاصلہ 45 سینٹی میٹر (ڈیڑھ فٹ) رکھیں۔ اگر کاشت سے پہلے بیج کو 6 سے 8 گھنٹے بھلو کر تھوڑی دیر کے لئے خشک کر کے بوائی کی جائے تو اس سے اگاؤ بہتر ہوگا۔

آپاش علاقہ جات

بیج کی کاشت زمینی میرا اور اوسط درجہ کی زرخیز زمین میں کریں۔ کاشت بذریعہ ڈرل یا پور کریں تاکہ روئیدگی اچھی ہو۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ 30 سینٹی میٹر (ایک فٹ) جبکہ میرا زمینوں اور زیادہ بارش والے علاقوں میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ 45 سینٹی میٹر (ڈیڑھ فٹ) اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 15 سینٹی میٹر (6 انچ) ہونا چاہئے۔

ستمبر کاشتہ کماد میں بیج کی مخلوط کاشت

ستمبر کاشتہ کماد میں کائی بیج کی مخلوط کاشت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ چار فٹ کے فاصلے پر کاشتہ کماد میں بیڈ کے درمیان بیج کی دو لائنیں کاشت کریں۔ جبکہ دوتا اڑھائی فٹ کے فاصلے پر کاشتہ کماد میں بیج کی ایک لائن کاشت کریں۔ اس طریقہ کاشت میں بیج کی مقدار 15 سے 20 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ جس جگہ پر پہلی مرتبہ بیج کی فصل کاشت کی جارہی ہو وہاں بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگانے کے بعد کاشت کرنے سے پودے کی ہوا سے مائٹروجن حاصل کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

کھادوں کا استعمال

بیج کی فصل کو مائٹروجنی کھاد کی کم ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ فصل اپنی مائٹروجنی کھاد کی ضرورت کافی حد تک خود پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جو جراثیمی ٹیکہ لگانے سے مزید بڑھ جاتی ہے۔ البتہ فاسفورس کھاد کے استعمال سے دانے موٹے اور زیادہ تعداد میں بیج سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ کھاد کے استعمال کے لئے کھیت میں وتر کا مناسب مقدار میں ہونا ضروری ہے۔ لہذا آپاش علاقوں میں اس فصل کے لئے کھادیں دیئے گئے گوشوارہ کے مطابق استعمال کریں۔ کھاد بوائی سے قبل زمین تیار کرتے وقت ڈالنی چاہئے۔

گوشوارہ نمبر: 3

کھاد (کلوگرام فی ایکڑ)	تعداد پوری فی ایکڑ	
	فاسفورس	مائٹروجن
13	34	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی یا آدھی بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ٹریپل سپر فاسفیٹ یا ایک بوری مائٹرو فاس + ایک بوری ٹریپل سپر فاسفیٹ 18% یا آدھی بوری یوریا + چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ

بارانی علاقے جہاں مناسب وتر موجود ہو وہاں ایک بوری ڈی اے پی فی ایکڑ کاشت کرتے وقت استعمال کرنی چاہئے۔ جن بارانی علاقوں میں زمیندار کھاد استعمال نہیں کرتے انہیں چاہئے کہ وتر کی صورت میں ایک بوری ڈی اے پی ضرور ڈالیں۔ جن ریٹیلے بارانی علاقوں میں بوائی زمین کی تیاری کے بغیر کی جاتی ہے وہاں کھاد سیاڑوں کے ساتھ ڈرل کریں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

چنے کی فصل میں شروع ہی سے جڑی بوٹیوں کی تلفی نہایت ضروری ہے۔ چنے کی فصل کو پیازی، باجوا، کرینڈ، چھکنی بوٹی لہلی، رُت پھلائی، ڈھمی سنی اور ریواڑی نقصان پہنچاتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی مندرجہ ذیل طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

(1) کوڑی کا طریقہ

جڑی بوٹیوں کی تعداد کم ہونے کی صورت میں جڑی بوٹی مارزہروں کی بجائے کوڑی کو ترجیح دیں۔ پہلی کوڑی فصل اگنے کے 30 تا 40 دن بعد اور دوسری کوڑی پہلی کوڑی کے ایک ماہ بعد کریں۔ ریتلے علاقوں میں جڑی بوٹیوں کی تلفی بذر ریلر وٹری نہایت آسان ہے۔

(2) تلفی بذر ریلر جڑی بوٹی مارزہروں

جڑی بوٹیوں کے تدارک کیلئے کیمیائی زہروں کا استعمال ایک نہایت موثر طریقہ ہے تاہم بارانی علاقوں میں ان کا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہئے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے محکمہ زراعت پنجاب کے مقامی توسیعی عملہ کے مشورہ سے زہروں کا استعمال کریں۔

طریقہ استعمال

زمین کی تیاری کے وقت زہری سفارش کردہ مقدار 15 سے 20 کلوگرام ریت میں ملا کر کھیت میں چھو کر کریں۔ بعد ازاں آخری ہل چلا کر فصل کو ڈرل سے کاشت کریں۔ بصورت دیگر بوٹی کے وقت سہاگہ سے پہلے سفارش کردہ زہری مقدار کو پانی کی مناسب مقدار (150 لیٹر فی ایکڑ) میں ملا کر سپرے کیا جاسکتا ہے۔

آپاشی

چنے کی فصل کو پانی کی کم ضرورت ہوتی ہے۔ فصل کے علاقوں میں فصل کی کامیابی کا انحصار بارشوں پر ہوتا ہے۔ موسم سرما کی معمولی بارشیں فصل کی کامیابی کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ بارش کم ہونے کی صورت میں پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ آپاشی علاقوں میں بارش نہ ہونے کی صورت میں خصوصاً پھول آنے پر اگر فصل سوکا محسوس کرے تو ہلکا سا پانی رگا دیں۔ کابلی چنے کے لئے پہلا پانی بوٹی کے 45 دن بعد اور دوسرا پھول آنے پر دیں۔ دھان کے بعد کاشت کی گئی فصل کو آپاشی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ستمبر کاشتہ کما د میں چنے کی کاشتہ فصل کو کما د کی ضرورت کے مطابق آپاشی دیں۔

چنے کا قد کنٹرول کرنا

اگر اگیتی کاشت، کثرت کھا دیا بارش وغیرہ کی وجہ سے فصل کا قد بڑھنے لگے تو مناسب حد تک پانی کا سوا لگائیں یا کاشت کے دو ماہ بعد شاخ تراشی کریں۔

چنے کی بیماریاں

چنے کی دو بڑی بیماریاں جھلساؤ اور مرجھاؤ ہیں جن سے پیداوار پر برا اثر پڑتا ہے۔ چنے کے جھلساؤ کی بیماری زیادہ نمی اور موزوں دہجہ حرارت پر نشوونما پا کر وبائی صورت اختیار کر سکتی ہے اور فصل کے تمام کاشت شدہ رقبہ کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ فصل کی پیداوار میں خاطر خواہ کمی کا موجب بنتی ہے۔ چنے کے مرجھاؤ یا سوکے کی بیماری زیادہ گرم اور خشک موسم میں فصل پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں جھلساؤ سے متاثرہ چنے کی فصل کے علاقوں یعنی راولپنڈی، انک اور چکوال کے اضلاع اور چنے کے مرجھاؤ سے متاثرہ علاقوں یعنی زیریں پنجاب اور سندھ کے اضلاع میں امتیاز ممکن تھا لیکن آج کل موسمی حالات میں تبدیلی کے پیش نظر چنے کا مرجھاؤ یا سوکا زیادہ شدت کے ساتھ نمودار ہو رہا ہے۔ چنے کی بیماریوں کے بارے میں تفصیل اور تدارک مندرجہ ذیل ہے۔

چنے کی بیماریاں اور ان کا انسداد

نام بیماری	حملہ کی نوعیت	انسداد
چنے کا جھلساؤ (Blight)	ابتدائی طور پر پودے کے تمام پتوں پر خاکی بھورے رنگ کے دھبے نمودار ہوتے ہیں۔ پتوں پر دھبے شروع میں چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے نقطوں کی صورت میں ہوتے ہیں۔ سازگار موسمی حالات میں یہ دھبے بڑے ہو کر پودے کے تمام حصوں پر پھیل جاتے ہیں اور تمام کھیت اس بیماری کی لپیٹ میں آجاتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے کھیت جھلس گیا ہو۔ اسی بنا پر اس بیماری کو جھلساؤ کا نام دیا گیا ہے۔ جنوری سے آخر مارچ تک اگر موسم خشک رہے تو بیماری کی علامت کی شدت میں کمی آجاتی ہے لیکن اگر ان ایام میں بارشوں کا سلسلہ شروع ہو جائے تو بیماری تیزی سے پھیل کر ساری فصل کی تباہی کا باعث بنتی ہے	☆ بیماری کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی ترقی دادہ اقسام کاشت کی جائیں۔ ان میں ہلکسر 2000، تھل 2006، پنجاب 2008، 'ونہار 2000'، ہٹل 98، سی ایم 98، سی ایم 2008، بھکر 2011، نور 2013 اور نور 91 شامل ہیں۔ ☆ فصل کی گہائی کے بعد چنے کے بھوسہ کو کھیت میں نندہنے دیں۔ یہ عمل موسم برسات کی بارشوں سے پہلے کر لینا مشورہ ضروری ہے۔ ☆ چنے کی کاشت سے پہلے صحت مند بیج کو پھپھوندی کھن زہر ضرور لگائیں۔

<p>☆ بیماری کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام مثلاً بلکسر 2000، پنجاب 2008، ونہار 2000، بھل 98، سی ایم 98، سی ایم 2008، بھکر 2011، نور 2013 اور نور 91 کاشت کریں۔</p> <p>☆ چنے کی کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں۔ اس سے پورا ابتدائی مراحل میں حملہ سے محفوظ رہ سکتا ہے۔</p> <p>☆ فصلوں کا اول بدل اپنائیں۔</p>	<p>معتدل و بچہ حرارت اس بیماری کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتا ہے لہذا اس بیماری کا حملہ اکتوبر اور مارچ کے مہینے میں ہوتا ہے۔ حملہ کی صورت میں پودے مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں۔ F. oxysporum کا حملہ بارانی اور خشک علاقوں میں ہوتا ہے جبکہ P. megasperma کا حملہ زیادہ تر آبپاش علاقوں میں ہوتا ہے۔ مرجھاؤ کا حملہ پودوں کی برصوتی کے ابتدائی مراحل میں بھی ہو سکتا ہے اور جوان اور پختہ پودے بھی اس بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ کھیت میں اس بیماری کے شکار پودے کلڑیوں میں نظر آتے ہیں جو کہ سال بہ سال بڑھتی جاتی ہے۔ پختہ پودوں پر بیماری کی صورت میں یا تو ان کے ٹاؤں میں دانے بننے ہی نہیں یا پھر چھوٹے رہ جاتے ہیں اور پیداوار رُری طرح متاثر ہوتی ہے۔ دونوں قسم کی پھپھوند کے حملہ کی صورت میں پودے کے تنے کے اندر خوراک اور پانی لے جانے والی مالیاں مفلوج ہو جاتی ہیں اور پودا مرجھانا شروع ہو جاتا ہے۔</p>	<p>چنے کا مرجھاؤ یا سکا (Wilt)</p> <p>Fusarium oxysporum and phytophthora megasperma</p>
<p>☆ فصلوں کا اول بدل اپنائیں۔</p> <p>☆ بیج کو مناسب زہر لگا کر کاشت کریں۔</p> <p>☆ بیماری سے زیادہ متاثر کھیت میں آئندہ دو، تین سال تک چنا نکاشت کیا جائے۔</p>	<p>اس بیماری کے حملہ کی صورت میں پودے کی جڑ کی کھال ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ جڑ گل سڑ جاتی ہے۔ پودے اچانک مرجھا جاتے ہیں۔ اس بیماری کے شکار پودے آسانی سے ٹھنچے جاسکتے ہیں۔ یہ بیماری بھی کھیت میں کلڑیوں کی شکل میں نظر آتی ہے جو کہ بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔</p>	<p>چنے کے پودوں کا کھیرا اور جڑوں کا گلاؤ (Root Rot)</p> <p>Complex cause</p> <p>Rhizoctonia sp.</p> <p>Macrophomina sp</p>
<p>☆ متاثرہ پودوں اور ان کی باقیات تلف کریں تاکہ آئندہ فصل کو اس بیماری سے بچایا جاسکے۔</p> <p>☆ بیج صحت مند فصل سے لیں۔</p> <p>☆ فصل زیادہ گھنی اور اس کی برصوتی زیادہ نہ ہونے دیں۔</p> <p>☆ کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر لگائیں۔</p>	<p>اس بیماری کے حملہ کی صورت میں فصل پر پھول آنے کے وقت پودوں کے اوپر والے حصوں پر بھورے رنگ کی پھپھوندی نمودار ہوتی ہے۔ پھول جھڑ جاتے ہیں اور پھلیوں میں دانے کم اور جھری دار بننے ہیں۔</p>	<p>بوٹراٹیس بلائٹ (Grey Mold)</p> <p>Botrytis cinerea</p>

چنے کے نقصان رسان کیڑے اور ان کا انسداد

نام کیڑا	بیجان	نقصان	انسداد
<p>دیمک (Termite)</p>	<p>یہ کیڑا ایک کنبہ کی شکل میں رہتا ہے اس میں بادشاہ، ملکہ، سپاہی اور کارکن ہوتے ہیں۔ فصلوں کا نقصان صرف کارکن کرتے ہیں جن کی رنگت ہلکی پیلی سریز اور جسمت عام چیونٹی سے بڑی ہوتی ہے۔</p>	<p>پودوں کی جڑوں پر حملہ کرتی ہے اور زمین میں سرنگیں بناتی ہے۔ حملہ شدہ پودے سوکھ جاتے ہیں۔ دیمک کا حملہ فصل اگنے سے کئی تک بھی ہو سکتا ہے۔</p>	<p>☆ کھیتوں میں کچی گوبر کی کھاد بالکل استعمال نہ کریں۔</p> <p>☆ بروقت آبپاشی سے بھی دیمک کا حملہ کم ہو جاتا ہے۔</p> <p>☆ بارانی علاقوں میں مناسب مقدار میں زہر کو ریت یا مٹی میں ملا کر زمین کی تیاری کے وقت کھیتوں میں بکھیر دیں۔</p>
<p>ٹوکا (Grass hopper)</p>	<p>کیڑے کا رنگ ٹیالہ جسم مضبوط اور ٹکون نما ہوتا ہے۔</p>	<p>اگتی ہوئی فصل کے چھوٹے پودوں کو کاٹ کر کھاتا ہے۔</p>	<p>☆ دستی جال سے بالغ ٹوکا کو پکڑ کر تلف کریں۔</p> <p>☆ کھیت کو ہر قسم کی جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔</p>
<p>چور کیڑا (Cut worm)</p>	<p>پروانہ جسمت میں بڑا اور پروں کا رنگ گندمی بھورا ہوتا ہے۔ اگلے پروں کے کناروں کی طرف گردے کی شکل کا وجہ ہوتا ہے۔ پھیلے پر سفید یا زرد ہوتے ہیں۔ سنڈی کا رنگ سیاہ اور قد میں کافی بڑی ہوتی ہے۔</p>	<p>سنڈیاں دن کے وقت پودوں کے قریب مٹی میں چھپی رہتی ہیں اور رات کے وقت چھوٹے پودوں کو کاٹ کاٹ کر فصل کو نقصان پہنچاتی ہیں۔</p>	<p>☆ ناقابل استعمال بیٹوں اور سبزیوں کو کاٹ کر شام کو ڈھیر یوں کی شکل میں رکھیں اور صبح ان ڈھیر یوں کے نیچے چھپی ہوئی سنڈیاں تلف کریں۔</p> <p>☆ گوڈی کر کے پانی لگائیں۔</p>

<p>☆ جڑی بوٹیاں تلف کریں۔</p> <p>☆ مفید کیڑوں خاص کر کچھوا بھونڈی، لیڈی بر ڈیٹیل یا کرائی سوپر لاک کی حوصلہ افزائی کریں۔</p>	<p>پتوں کی ٹھنکی سطح سے رس چوستا ہے جس سے پودے کمزور ہوجاتے ہیں۔ یہ بیٹھا لیس دار مادہ خارج کرتا ہے جس پر کالی پھچھوندی اُگ آتی ہے جس سے ضیائی تالیف کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ یہ وائرسی امراض پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔</p>	<p>قد میں چھوٹا اور رنگت میں سبز یا پیلا ہوتا ہے۔ پیٹ کے اوپر موجود نالیوں سے لیس دار رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ کیڑا پر دار اور بغیر پر دونوں حالتوں میں موجود ہوتا ہے۔ فصل تیار ہونے کے قریب ہوتو یہ کیڑا رنگت میں سیاہ اور پر دار ہوجاتا ہے۔ یہ کیڑا بہت آہستہ آہستہ چلتا ہے۔</p>	<p>ستیلہ (Aphid)</p>
<p>☆ حملہ شدہ کھیتوں کے گرد دکھائیاں کھودیں تاکہ سنڈیاں دوسرے کھیتوں کی طرف منتقل نہ ہو سکیں۔</p> <p>☆ ان کھائیوں میں زہر پاشی کا عمل کیا جائے یا پانی لگا کر مٹی کا تیل ڈال دیا جائے۔</p> <p>☆ لشکری سنڈی کو پرندے رغبت سے کھاتے ہیں اس لئے پرندوں کی حوصلہ افزائی کریں۔</p> <p>☆ جڑی بوٹیاں تلف کی جائیں۔</p> <p>☆ زمین میں چھپے ہوئے کویوں کو تلف کریں۔</p> <p>☆ شروع میں حملہ کھڑیوں میں ہوتا ہے پھر سنڈیاں ایک جگہ پر کافی تعداد میں ہوتی ہیں اس وقت تک کاٹنا یا پھونکنا ضروری ہے۔</p>	<p>شدید حملہ کی صورت میں سنڈیاں لشکری صورت میں پودوں کو ٹنڈ منڈ کر دیتی ہیں اور ایک کھیت سے دوسرے کھیت کی طرف پیلخار کرتی ہیں۔</p>	<p>پروانہ بلکے بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اگلے پر گہرے بھورے رنگ کے ہوتے ہیں جن کی اوپر والی سطح پر سفید رنگ کی لکیروں کا جال بچھا ہوتا ہے اور گہری کھین سیاہ دھبے ہوتے ہیں جبکہ پچھلے پر سرخی رنگ کے ہوتے ہیں۔ سنڈی کا رنگ سبزی مائل بھورا ہوتا ہے۔ جسم پر سفید لائیں ہوتی ہیں۔ ہاتھ لگانے سے فوراً گول ہو کر گر جاتی ہے۔</p>	<p>لشکری سنڈی (Army Worm)</p>
<p>☆ جڑی بوٹیاں تلف کی جائیں۔</p> <p>☆ چڑیاں سنڈیوں کو بڑے شوق سے کھاتی ہیں اس لئے کھیتوں میں انہیں پیٹھنے کے لئے درختوں یا ڈنڈوں سے رسیاں باندھ کر جگہ مہیا کی جائے۔</p> <p>☆ روخنی کے پھندے لگائیں۔</p>	<p>سنڈی پھلیوں میں سوراخ کر کے اندر داخل ہوجاتی ہے اور دانوں کو کھاتی رہتی ہے۔</p>	<p>اس سنڈی کا پروانہ پیلا اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ سنڈی کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے۔ بیوپا گہرے کالے بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ موسم اور خوراک کے لحاظ سے سنڈی پنا رنگ بدل لیتی ہے۔ سنڈی کے جسم پر لمبائی کے سفید پھلیاں ہوتی ہیں اور جسم پر ہلکے ہلکے بھی ہوتے ہیں۔</p>	<p>ڈاڈی سنڈی (Pod borer)</p>

نوٹ:

کیڑوں کے کیمیائی انسداد کے لئے محکمہ زراعت کے عملے سے مشورہ کر کے ایسی زہروں کا انتخاب کریں جو نقصان دہ کیڑوں کے خلاف موثر اور کسان دوست کیڑوں کے لئے کم نقصان دہ ہوں۔

برداشت

پنجاب کے وسطی علاقوں میں چنے کی برداشت وسط اپریل میں اور شمالی علاقوں میں آخر اپریل سے شروع مئی میں کی جاتی ہے۔ کئی ہونئی فصل کی برداشت کی تاخیر سے تا ڈچھڑنے کی وجہ سے پیداوار میں کمی کا احتمال ہوتا ہے لہذا 80 فیصد تا ڈچھڑنے پر برداشت کریں۔ برداشت کیلئے صبح کا وقت موزوں ہے۔ جس فصل سے بیج رکھنا مقصود ہو اس کی برداشت سے پہلے سے غیر اقسام اور بیماری سے متاثر ہونے والوں سے ضرور صاف کر لیں۔ کئی ہونئی فصل کو دھوپ میں خشک کرنے کے بعد گہائی کریں۔ گہائی کیلئے تھریشر استعمال کریں۔ بیج کو خشک اور صاف کر کے سٹور میں محفوظ کر لیں۔

سٹور کو کیڑوں سے پاک کرنے کے لئے 7 کلوگرام کلوزی فی ہزار مکعب فٹ جلائیں (درجہ حرارت 66 سینٹی گریڈ) اور سٹور کو 48 گھنٹے تک بند رکھیں یا پھر سٹور میں محکمہ زراعت کے مقامی عملے سے مشورہ کر کے موزوں زہر سپرے کریں۔ پرانی بوریوں کو پانی میں سفارش کرہ نسبت سے زہر ملا کر اس میں ڈبوئیں اور خشک کر لیں۔ مزید احتیاط کیلئے سٹور میں زہریلی گیس والی گولیاں بحساب 40 تا 50 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں۔

توسیعی سرگرمیاں

پیداواری منصوبہ

چنے کی بہتر پیداوار کے حصول کیلئے نظامت اعلیٰ زراعت (توسیع واڈاپٹو ریسرچ) پنجاب چنے کا پیداواری منصوبہ 16-2015 جاری کرے گا انہی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے زیادہ چنے کی کاشت کے اضلاع میں متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت اپنے اضلاع کا پیداواری منصوبہ مرتب کرے گا۔ اس کے علاوہ چاول کی کاشت والے اور زیادہ بارش والے اضلاع میں کالی چنے کی کاشت بڑھانے کے لئے متعلقہ ضلعی افسران خصوصی اقدام کریں گے۔ یہ منصوبہ توسیع زراعت کے عملے اور کاشتکاروں میں تقسیم کیا جائے گا۔

مہم برائے تلفی جڑی بوٹیاں

جڑی بوٹیاں چنے کی فصل کو کئی طریقوں سے نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہ جڑی بوٹیاں زمین سے خوراک اور نمی فصل کے پودوں کی طرح ہی لیتی ہیں۔ بارانی علاقوں میں چونکہ ان دونوں چیزوں کی کمی ہوتی ہے اس لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر فیلڈ اسٹنٹ اپنے اپنے حلقہ میں تلفی جڑی بوٹیاں کا پلاٹ لگانے کا تاکہ کاشتکاروں کو تلفی جڑی بوٹیوں کی اہمیت سے آگاہ کیا جاسکے۔

پیداواری مداخل کی بہم رسانی

توسیقی کارکنان اس امر کا بھی اہتمام کریں گے کہ پیداواری مداخل مثلاً کھاڈ کیڑے مارزہریں، زرعی قرضہ جات وغیرہ کی فراہمی تسلی بخش ہے۔ اگر کہیں سے زہریا یا کھاڈ میں ملاوٹ کی شکایات آئیں تو انہیں چاہئے کہ فوراً فسران بلا سے رابطہ قائم کریں تاکہ ان عناصر کے خلاف کاروائی کی جاسکے۔

ریفریٹر کورسز کا انعقاد

ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت، ضلع/تخصیل کی سطح پر ریفریٹر کورسز کا انعقاد کریں گے جن میں دیہی اور کابلی چنے سے متعلقہ تحقیقاتی اداروں کے ماہرین کو مدعو کیا جائے گا۔ ان کے ساتھ ہی تلفی جڑی بوٹیاں پر بھی خصوصی سیمینار کرائے جائیں گے تاکہ کاشتکاروں کو جڑی بوٹیوں کی تلفی کے جدید طریقوں سے روشناس کرایا جاسکے۔

ذرائع ابلاغ عامہ

چنے کی پیداوار بڑھانے کے لئے کاشت سے کٹائی اور برداشت تک تمام مراحل کے دوران کاشتکاروں کو اخبارات، پمفلٹ، پوسٹرز ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے وقت کے مطابق ضروری ہدایات دی جائیں گی۔

چنے کی بیماریوں کے خلاف مہم

چونکہ چنے کی فصل بیماریوں سے سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ ہر فیلڈ اسٹنٹ کو چاہئے کہ اپنے حلقے کے کم از کم 5 کاشتکاروں کو چنے کے بیج کو زہر آلود کرنے کا صحیح طریقہ بتائے اور کوشش کی جائے کہ 100 فیصد رقبے پر چنے کا زہر آلود بیج کاشت ہو۔

زرعی لٹریچر، سلوگن، کتبے

نفاذت زرعی اطلاعات پنجاب میں چنے کی جدید اقسام و کاشتی امور سے متعلق پمفلٹ، پوسٹرز، پنڈٹوں وغیرہ شائع کرے گی جو عملہ توسیع زراعت اور کاشتکاروں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ محکمہ زراعت کا توسیعی عملہ مناسب مقامات پر مثلاً دیواروں، بیڑوں اور بورڈوں پر چنے کی کاشت سے متعلق اہم ہدایات لکھوائے گا تاکہ کاشتکاروں تک زیادہ سے زیادہ معلومات منتقل ہو سکیں۔

نمائشی پلاٹ

ہر ضلع کا توسیعی عملہ دیہی اور کابلی چنے کے نمائشی پلاٹ لگانے کا جس میں مختلف اقسام کھاڈوں اور چنے کی بیماریوں سے متعلق زمینداروں کو آگاہ کیا جائے گا۔

زرعی معلومات کیلئے ہیلپ لائن اور ویب سائٹ

کاشتکار چنے و روئیہ فصلات کے کاشتی امور کے سلسلہ میں زرعی ہیلپ لائن 0800-15000 اور 0800-29000 پر روزانہ صبح 7 بجے سے شام 7 بجے تک مفت فون کر کے مفید مشورے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ زراعت کی ویب سائٹ www.agripunjab.gov.pk سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

نمبر شمار	نام سرچ انشٹیٹیوٹ	کوڈ نمبر	فون نمبر	فیکس نمبر	ای میل ایڈریس
1	ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع و ایلو سیرج) پنجاب لاہور	042	99200732	99200743	agriextpb@gmail.com
2	ڈائریکٹر زراعت (ایلو سیرج) پنجاب لاہور	042	99200741	99200740	masood.qadir@hotmail.com
3	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال	0543	594499	594501	bari.chakwal@yahoo.com
4	نفاذت و ایب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد	041	9201694	9201695	directorpulses@yahoo.com
5	ایڈون تحقیقاتی ادارہ (AZRI) بھکر	0453	9200133	9200134	azribhakkar@gmail.com
6	پلاٹ پنچا کوئی سرچ انشٹیٹیوٹ جھنگ روڈ فیصل آباد	041	9201751	9201776	directorpri@yahoo.com
7	جوہری ادارہ برائے زراعت و حیاتیات (NIAB) فیصل آباد	041	9201751	9201776	naibmail@naib.org.pk

ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع)

نمبر شمار	نام ضلع	کوڈ نمبر	فون نمبر	فیکس نمبر	ای میل ایڈریس
1	انک	057	9316129	9316136	doa_agriext_atk@yahoo.com
2	بہاولپور	062	9255184	9255183	doaeextbwp2010@gmail.com
3	بہاولنگر	063	9240124	9240125	doaeextbwn@yahoo.com
4	بھکر	0453	9200144	9200144	doaeextbkr@yahoo.com
5	چکوال	0543	551556	544027	doaeextckl@gmail.com
6	ڈیرہ غازی خان	064	9260143	9260144	doaeext_dgk@yahoo.com
7	فیصل آباد	041	9200754	2652701	doaeextfsd@gmail.com

bhatti_doa@yahoo.com	9200203	9200195	055	گوٹہ انوالد	8
doagujrat@gmail.com	9260446	9260346	053	گجرات	9
doagriextension@gmail.com	525600	525600	0547	خانقاہ آباد	10
doagrihang@yahoo.com	7650289	9200289	047	جھنگ	11
doaejlm@yahoo.com	9270333	9270324	0544	جہلم	12
doagrikiwl@gmail.com	9200060	9200060	065	خانپور	13
doaextkhh@yahoo.com	920159	920158	0454	نوشہرہ	14
doaextksr@gmail.com	2773354	9250042	049	قصور	15
doaelhr2009@yahoo.com	99200770	99200736	042	لاہور	16
jam_1575@yahoo.com	364481	9200106	0608	لودھیان	17
daext.layyah@gmail.com	413748	413748	0606	لیہ	18
doaextmn@hotmail.com	9200319	9200748	061	ملتان	19
doagriextmzg@yahoo.com	9200041	9200042	066	مظفر گڑھ	20
doagri.extmwi@gmail.com	920095	920095	0459	میانوالی	21
doa_extmbdin@yahoo.com	508390	508390	0546	منڈی بہاؤالدین	22
doanarawal@yahoo.com	411084	412379	0542	نارووال	23
doagriextok@live.com	9200265	9200264	044	اکاڑہ	24
doapakattan@gmail.com	352346	374242	0457	پاکپتن	25
doagriext.rwp.pk@gmail.com	9290351	9290331	051	راولپنڈی	26
doarajanpur@gmail.com	688848	688949	0604	راجن پور	27
doagriryk@yahoo.com	9230130	9230129	068	رحیم یار خان	28
doaextskt@yahoo.com	9250312	9250311	052	سیالکوٹ	29
doaextentionsargodha@gmail.com	9230233	9230232	048	سرگودھا	30
doaextsahiwal@yahoo.com	4223176	9900185	040	سایوال	31
doaextqilaskp@gmail.com	3782232	9200263	056	تنکو پورہ	32
doextension_nns@yahoo.com	2876972	2876103	056	نکا نہ صاحب	33
doagri@yahoo.com	2512529	2511729	046	نوبہ تک سنگھ	34
doaextvehari@hotmail.com	9201186	9201185	067	دہانڑی	35
chiniot.agri@yahoo.com	322049	9210175	0476	چنیوٹ	36

چنے کی پیداوار بڑھانے کے اہم عوامل

1. چنار، تھلی، بگلی میرا اور سڈوچہ زرخیزی والی زمین میں کاشت کریں۔
2. دیسی چنے کی ترقی دادہ اقسام پنجاب 2008، تھل 2006، بیکر 2011، بیٹل 98، بیکسر 2000، ونہار 2000، سی ایم 98 اور کائی چنے کی ترقی دادہ اقسام سی ایم 2008، نور 2009، نور 91، نمیں 2013 اور نور 2013 کا صحت مند بیج استعمال کریں۔
3. چنے کی کاشت سے پہلے بیج کو پھینڈی کش زہر اور جراثیمی ٹیکہ ضرور لگائیں۔
4. دیسی و کائی چنے کی عام جسامت والے دانوں کی اقسام کا 30 کلوگرام اور موٹے دانوں والی اقسام کا 35 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔
5. آبپاشی علاقوں میں چنے کو ایک تا ڈیڑھ پوری ڈی اے پی کھاد ضرور ڈالیں۔
6. بیماریوں یا کیڑوں کے حملے کی صورت میں محکمہ زراعت کے مقامی عملے کی ہدایات پر عمل کریں۔